© rasailojaraid.com

مثنوی مولانا روم

از لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر خواجہ عبدالرشید صاحب

یہ مختصر سا خط شائع کر کے مشکور فرمائیے۔ اور اگر سمجھیں کہ میں نے جھک ماری ہے تو پھاڑ کر پھینک دیں۔ میری نگاہ میں یہ اختلاف پہلے نہیں گذرا۔ ایک مرتبہ ایک شعر (پہلا شعر) کے متعلق صدق میں میں نے خود ہی لکھا تھا۔ اب اور اشعار اکٹھے ہو گئے تھے آپ کو روانہ کرتا ہوں۔

قونیہ میں مولانا رومی کے مزار پر چند قطعات قلمی آویزاں ہیں جن پر مثنوی مولانا روم کے اشعار لکھے ہیں۔ بعض پر تاریخ کتابت بھی لکھی ہے اور یہ تاریخیں قدیم ترین مثنوی کے مسودات سے بھی پرانی ہیں۔ یہ رائج اشعار سے مختلف ہیں۔ چنانچہ میں نے چند ایک اشعار اس قسم کے اکٹھے کیے ہیں جو احباب کی خدمت میں حاضر ہیں۔

مثنوی مولانا روم کے تمہیدی اشعار کی تعداد ۲۸ بتائی جاتی ہے جس میں سے مولانا روم کے اصلی اشعار صرف ۱۸ ہیں جو خود انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھے۔ باقی ۱۰ اشعار قدر دانوں کا اضافہ ہے اور یہ جو ۱۸ اشعار اصلی مانے جاتے ہیں اور اس وقت مطبوعہ نسخوں میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ ان اشعار سے مختلف ہیں جو مزار پر قطعوں میں آویزاں ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اختلاف کبھی ظاہر کیا گیا ہے یا نہیں میری نگاہ میں اس کی بڑی اہمیت ہے کہ اشعار کا وزن مختلف ہو جاتا ہے، جیسا کہ نیچے لکھے ہوئے اشعار سے پتہ چل جائیگا۔ اس قسم کے مختلف فیہ اشعار کوئی زیادہ تعداد میں نہیں۔ مگر میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ محقق لوگوں کے سامنے اس چیز کو پیش کر دوں تاکہ ان پر مزید غور و فکر کیا جا سکے اور اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ممکن ہو تو مطبوعہ نسخوں میں ترمیم کر لی جائے۔ اگر کسی اور صاحب کو کچھ اس قسم کے اشعار کا پتہ ہو تو از راہِ کرم برہان کے توسط سے مجھے مطلع کر دیا جائے۔ میں بے حد ممنون ہوں گا۔

اب اشعار ملاحظہ ہوں۔ اختلافی الفاظ پر خط کھینچ دیا گیا ہے۔

مطبوعہ رائج اشعار	اشعار از قطعات بر مزار رومی
(۱) بشنو از نَے چوں حکایت می کند	بشنو ایں نے چوں شکایت می کند
وز جدائی ہا شکایت می کند	از جدائی ہا حکایت می کند
(۲) سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق	سینہ خواہم شرح شرح از فراق
تا بگویم شرحِ دردِ اشتیاق	تا بگویم شرح وددوا اشتیاق
(۳) من بہر جمعیتی نالاں شدم	من بہر جمعیتی نالاں شدم
جفت خوشحالاں و بدحالاں شدم	جفت بدحالاں و خود نالاں شدم
(۴) سرِّ من از نالۂ من دور نیست	سرِّ من از نالہ و من دور نیست
لیک چشم و گوش را آں نور نیست	لیک چشم و گوش را آں نور نیست
(۵) آتشت ایں بانگ نامی نیست باد	آتشت ایں بانگ نامی نیک باد
ہر کہ ایں آتش ندارد نیست باد	ہر کہ ایں آتش ندارد نیست باد

اور آخری شعر یہ ہے:-

(۶) نے حریف ہر کہ از یارے برید	نے حریف ہر کہ از یارے برید
پردہ ہائش پردہ ہائے ما درید	پردہ ہائش پردہ ہائے را درید

ندوۃ المصنفین دہلی کی مطبوعات
کراچی میں
اقبال بک ڈپو پیر یڈے اسٹریٹ، ٹرام جنکشن
کراچی سے مل سکتی ہیں

© rasailojaraid.com